اصحابِ کہف رضی اللہ عنہم

مولانا سراج القادری بہرائچی

غازی کتاب گھر، گنگول بازار ضلع بہرائچ

۷۸۶/۹۲

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اصحاب کہف رضی اللہ عنہم

مولانا سراج احمد سراج القادری بہرائچی

مسافر خانہ مسجد ۳۳ پاک موڈیہ اسٹریٹ بوہری محلہ ممبئی نمبر ۳

9870742302

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.................. اصحاب کہف رضی اللہ عنہم

مصنف.................. مولانا سراج القادری بہرائچی

کمپوزنگ.................. Silicon Computer

9833 7070 24

سن اشاعت.................. ۲۰۰۹/۱۴۳۰ھ

تعداد.................. ایک ہزار ... ھدیہ ......

ملنے کے پتے

نیو سلور بک ایجنسی، محمد علی روڈ، ممبئی

اقراء بک ڈپو، محمد علی روڈ ممبئی

تاج بک ڈپو، ناگپور

لطیفیہ بکڈپو، ناگپور

نیر بک سیلر، الہ آباد

غازی بکڈپو، درگاہ روڈ بخشی پورہ، بہرائچ

ناز بک ڈپو، محمد علی روڈ ممبئی

کتب خانہ امجدیہ، دہلی

حنیف بک ڈپو، ناگپور

رحیمیہ بکڈپو، کلکتہ

منصور بک سیلر، درگاہ شریف، بہرائچ

شرف انتساب

اپنے والدین کریمین کے پیرو مرشد عارف باللہ صوفی با صفا حضرت علامہ شیخ طفیل احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چشتی صابری کے نام، جن کے رشد وہدایت سے پورا علاقہ گمراہیت سے محفوظ رہا اور آج بھی ان کے روحانی فیوض و برکات سے گم گشتۂ راہ صراط مستقیم پر گامزن ہیں اور مجھ فقیر کے لئے آپ نے حافظ وعالم بننے کی دعا فرمائی تھی، جس کا نتیجہ بہت جلد برآمد ہوا، پروردگار عالم اپنے محبوب ﷺ کے صدقے طفیل میں صبح قیامت تک ان کے فیوض و برکات کو جاری رکھے۔ (آمین)

گر قبول افتد زہے عز وشرف

محتاج کرم، سراج القادری بہرائچی

نقش اول

تو زندہ ہے واللہ   تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

پرورگار عالم کے نیک بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے انہیں نیک بندوں میں حضرات اصحاب کہف بھی ہیں، جو ایک غار میں آرام فرما ہیں جن کے لئے رب تبارک وتعالیٰ نے خصوصی انتظام فرمایا ہے نہ انہیں گرمی کا احساس ہوتا ہے اور نہ سردی کا۔

اصحاب کہف کے ناموں کی برکت سے بہت سے مشکلات سے نجات حاصل ہوتی ہے چونکہ مارکیٹ میں ”اصحاب کہف“ کے تعلق سے جو کتابیں دستیاب ہیں وہ غیر مقلدین اور مرتدین کی لکھی ہوئی ہیں اسی سبب سے میں نے اصحاب کہف رضی اللہ عنہم کے سچے واقعات جو تفسیر روح البیان میں درج ہے کتابی شکل میں یکجا کر کے آپ کے ذوق مطالعہ کا سامان فراہم کر دیا ہے ساتھ ہی ساتھ سورۂ کہف بھی پیش کر دیا ہے، امید ہے کہ آپ اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھا کر مجھ فقیر کو نیک دعاؤں سے نوازیں گے

فقط گدائے کوچۂ مسعود غازی **سراج احمد سراج القادری** بہرائچی
بانی ومہتمم صابری یتیم خانہ جامعہ سرکار اعلیٰ حضرت گنگول بازار
ضلع بہرائچ شریف یوپی

فکر کا اُجالا ہے زندگی کی راہوں میں

از پروفیسر ناز قادری

آگہی منور ہے آپ کی بصیرت سے
اہل حق ہیں وابستہ مرکزِ فضیلت سے
وحی دے کے نکلے ہیں جبرئیل خلوت سے
بام و در مجلی ہیں آیتوں کی برکت سے
فکر کا اجالا ہے زندگی کی راہوں میں
ذہن ودل کی تابانی ہے ضیائے رحمت سے
محسن دو عالم کا وصف ہے جمال حق
مصطفیٰ کا رشتہ ہے جلوہ گاہِ وحدت سے
فضلِ ربِ کعبہ کے آئینے فروزاں ہیں
رتبۂ نبوت سے منصب رسالت سے
نقش کلـحجـر ٹھہرا قول مرسلِ اعظم
صدق نے جلا پائی آپ کی صداقت سے
نازؔ کا وطیرہ ہے آپ کی ثناء خوانی
غنچۂ دل کھلتا ہے آپ ہی کی مدحت سے

واقعہ اصحاب کہف:۔ مروی ہے کہ دقیانوس نے جب روم کے مما لک پر قبضہ کیا تو اس نے یہاں پر اپنے معبودان باطلہ کے لیے ایک مذبح تیار کیا اور شہر والوں کو حکم فرمایا کہ اس کے معبودوں کی پرستش کریں جو شخص اس کے حکم پر بتوں کی پرستش کرتا نجات پا جاتا اور جو انکار کرتا اسے قتل کرا دیتا اسی شہر کے چھ بزرگ زادے نوجوان گوشہ ءتنہائی میں بیٹھے خدا تعالےٰ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور ہر وقت بارگاہ حق میں ایسے ظالم بادشاہ کی شرارت سے پناہ مانگتے تھے لیکن جب ان کا معاملہ بادشاہ تک پہنچا تو اس نے انھیں گرفتار کر لیا اور سختی سے غیر اللہ کی پرستش پر مجبور کیا لیکن یہ حضرات توحید حق پر ڈٹ گئے بادشاہ کے غلط حکم کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کا تمام مال ومتاع چھین لیا جائے اور انہیں کہا کہ تم نوجوان ہو ابھی تم دنیا سے نفع اندوز نہیں ہوئے مجھے تمھارے حال پر رحم آتا ہے میں تمھیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تم اپنے متعلق سوچ لو میرا حکم مانو گے تو زندگی آرام سے بسر ہوگی ورنہ نقصان اٹھاؤ گے انھوں نے ان تینوں دنوں کو غنیمت سمجھا بادشاہ سے مہلت پا کر وہاں سے بھاگ نکلے اور بقدر ضرورت زادراہ اپنے اپنے گھروں سے اٹھا کر رختِ سفر باندھکر شہر کے کسی نزدیکی غار میں چھپ گئے۔

سگ اصحاب کہف:۔ مروی ہے کہ جب رخت سفر باندھکر روانہ ہوئے تو راستہ میں چرواہا ملا اس نے بھی ان کی رفاقت اختیار کی چرواہے کا ایک کتا

تھا وہ بھی ان کے پیچھے ہولیا ہر چند اُسے بھگایا مگر اس نے ان کا دامن نہ چھوڑا اللہ تعالیٰ نے اسے بولنے کی طاقت بخشی اور ان سے گویا ہوا کہ بزرگو! مجھے اللہ والوں سے پیار اور عقیدت ہے فلہٰذا مجھے بھی ساتھ لے چلو بلکہ جہاں تم آرام فرماؤ گے میں تمھاری نگرانی کرتا رہوں گا چرواہے نے کہا اس پہاڑ میں ایک غار ہے جو ہمارے مقصد کے لیے موزوں ہے چنانچہ چرواہے کے مشورے پر اسی غار میں پہنچے جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

افسس کی بت پرستی:۔ افسس ایک قدیم شہر کا نام ہے جو بلادِ ایونیا میں واقع تھا آج کل وہاں سوائے کھنڈرات کے اور کچھ نہیں انکے باشندے اپنی عید کے دن نکلے تا کہ اپنی مورتیوں اور بتوں کو آراستہ کریں اور ان پر بھینٹ چڑھائیں لیکن ان کے شرفاء میں ایک شخص جو بڑے معزز گھرانے کا تھا وہ ان کی یہ حرکتیں دیکھ کر مطمئن نہ تھا اس کی عقل ان پتھر کے معبودوں کو دیکھ کر چین نہ پاتی وہ ان کی طرف سے شک اور شبہ میں مصروف رہتا اور پریشان وفکر مند رہا کرتا پھر وہ ان کے درمیان سے چپکے سے کھسک کر نکل جاتا اور چھپتا ہوا ایک درخت کے نیچے حیران وپریشان بیٹھا رہتا۔ اس کے بعد ایک اور شخص جو اسی حیرت اور پس وپیش میں مبتلا تھا اس کے پاس جا پہنچا یہ بھی شرافت اور حسب ونسب میں پہلے سے مشابہ تھا اور بت پرستی کے معاملہ میں ویسا ہی فکر مند تھا اس طرح اس خیال کے لوگوں کی تعداد سات تک پہنچ گئی

بہت جلد ان لوگوں کے دل آپس میں مل گئے اور یہ باہم بالکل ہم خیال اور متحد ہو گئے اگرچہ ان کے درمیان کوئی نسبی یا رحمی تعلق نہ تھا۔

ان لوگوں نے اپنے شکوک اور معبودان باطل سے انکار کا حال لوگوں پر ظاہر کر دیا پھر انھوں نے کائنات کی وسعت میں قدم بڑھایا اور اپنی فطرتِ سلیمہ اور دوررس نگاہوں کی بدولت اشیا پر غور وخوض کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کے دل توحید کے نور سے روشن ہو گئے انہیں خالق کائنات کی راہ مل گئی اور وجود اور ہستی کا بھید معلوم ہو گیا وہ اس دین سے خوش اور مطمئن ہو گئے اور انھوں نے اس پر اتفاق کر لیا کہ اس دین کو اپنے دلوں کی گہرائی میں چُھپائے رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ کا بادشاہ بت پرست اور مشرک تھا اور مشرکوں کا حامی ومددگار تھا۔

اصحب کہف کا اجتماع:۔اب ان میں سے ہر ایک وہی کچھ سوچتا تھا جو ان کے باقی رفیق سوچتے تھے اور انھیں کی طرح بے قرار رہتا تھا جب ان میں سے کوئی تنہا ہوتا اور دل کو یکسو پاتا تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر عبادت اور نماز میں مشغول ہو جاتا اور اس کی پاکیزگی اور تقدس کا اقرار کرتا اسی حالت میں یہ لوگ ایک رات کو جمع ہوئے اور اس اجتماع میں ان میں سے ایک نے پست آواز میں ڈرتے ڈرتے کہا۔

دوستو! کل میں نے ایک خبر سنی اگر اس کا راوی سچا ہے اور میں اسے سچا

ہی سمجھتا ہوں تو اس خبر میں ہمارے دین کی تباہی اور جانوروں کی بربادی کا خطرہ ہے میں نے سنا کہ بادشاہ کو ہمارا حال معلوم ہو گیا ہے اس پر ہمارے دین اور عقیدے کا بھید کھل چکا ہے اس کی اطلاع پا کر اس کا غضب بھڑک اٹھا ہے اور اس نے برہم ہو کر دھمکی دی ہے کہ اگر ہم لوگ اس دین سے جو ہمارے دلوں میں خوب رچ گیا ہے باز نہ آئے تو ہمیں نقصان پہنچائے گا اندیشہ ہے کہ کل ہی ہم اس کے حضور میں پیش کیے جائیں اور اس کے وعدہ اور وعید کی درمیانی حالت سے دوچار ہوں جس میں ہمیں اس کی تلوار اور جلاد چرمی فرش کا سامنا کرنا پڑے۔اس لیے اس بات پر غور کر لو اور سوچ سمجھ کر رائے قائم کرو۔

دوسرے ساتھی کی اولوالعزمی:۔دوسرے نے کہا میں یہ خبر پہلے ہی سن چکا ہوں میں نے اسے افواہ پھیلانے والوں کی دہشت انگیز خبر اور جاہلوں کی تاویل خیال کیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے اب یہ خوب پھیل گئی ہے یہاں تک کہ اب اس کے سچ ہونے اور واقع ہونے کا امکان ہے مگر ہماری رائے تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اپنے دین پر ثابت قدم رہیں گے اور ہمیں لوگ جس طرح بھی دبانا چاہیں برداشت کریں گے مگر یہ محال ہے کہ ہم ان بتوں کی طرف پھر لوٹیں جنکی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں اور جن کے فاسد و باطل ہونے کا علم ہمیں ہو چکا ہے ہم تو اللہ کی عبادت سے نہ پلٹیں گے آفتاب جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اپنے طلوع کے ساتھ خدا کے وجود کی دلیل رکھتا ہے اور

فکر وخیال کی ہر تسبیح اس کی عظمت کی شہادت دیتی ہے۔ آخر جو خبریں پھیل رہی تھیں صحیح ثابت ہوئیں ان بزرگوں کو ان کے گھروں سے باہر نکالا گیا اور بادشاہ وقت کے سامنے پیش کیا گیا۔

بادشاہ کا خطاب:۔ بادشاہ نے ان سے کہا۔۔ تم نے اس بات کو چھپانے کا ارادہ کیا اپنے دین کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی۔ مگر تم اس میں کامیاب نہیں ہوئے تم نے جو کچھ چھپایا یا ظاہر کیا اور تم جو کچھ علم و اعتقاد رکھتے ہو اس کی اطلاع مجھے پہلے ہی ہو چکی ہے مجھے معلوم ہوا کہ تم بادشاہ اور رعیت کے دین سے پھر چکے ہو اور تم نے ایسا دین اختیار کیا ہے جو میں نہیں جانتا تم پر کہاں سے اتر پڑا تمھیں اس کا علم کیسے ہوا؟ میرے لیے یہ بات تو آسان تھی کہ میں تمھیں اپنے دین میں سرگردان رہنے کے لیے چھوڑ دوں اور آزاد رہنے دوں لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ اپنی قوم کے اشراف اور قبیلوں کے معززین میں سے ہو اور اگر عوام کو تمھاری باتوں کا علم ہو تو تمھاری شریعت اور دین کے اندر داخل ہو جائیں گے اور تمھارے طریقہ پر چلنے لگیں گے اور اس صورت میں ملک کی تباہی اور امن وامان کی خرابی ہے۔

میں تمھیں سزا و تعزیر دینے میں جلدی نہ کروں گا اور اس کا موقع دوں گا کہ جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اس پر غور کر لو اور سوچ کر جواب دو اب تمھارے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو تمھیں پھر ہماری ملت کی طرف لوٹ آنا اور لوگوں

کے مذہب کی اطاعت کرنا ہے یا پھر دیکھنے والا یہ منظر دیکھے گا کہ اس کے سامنے چند سر اور اعضاء کٹے ہوئے ڈھیر ہیں اور تمھارے جسموں سے خون بہہ رہا ہے۔

اصحاب کہف کی قوت ایمانی:۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کے دل مضبوط کر دیئے تھے اور ان کے ایمان کو قوت عطا کی تھی اس لیے وہ بادشاہ کی دھمکیوں میں نہ آئے انہوں نے جواب دیا اے بادشاہ! ہم اس دین میں دوسروں کی تقلید میں داخل نہیں ہوئے ہیں نہ ہم نے اسے کسی کی زبردستی سے قبول کیا ہے ہم اس پر جاہلوں اور ناواقفوں کی طرح عمل نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمیں ہماری فطرت نے اس طرف بلایا اور ہم نے اسے اپنی عقل وفہم کی روشنی میں درست پا کر اختیار کیا ہے بلاشبہ وہ اللہ ایک ہے ہم اسے چھوڑ کر کسی اور معبود کو نہ پکاریں گے رہی ہماری قوم تو اس کا حال یہ ہے کہ اس نے بے جانے بوجھے اوروں کی پیروی کر کے ان بتوں کو پوجنا شروع کر دیا وہ نہ اس کے درست ہونے کی دلیل رکھتے ہیں نہ ان کے پاس کوئی حجت اور ثبوت ہے۔ ہماری معلومات اور رائے اسی حد تک ہیں اور ہم اس پر قائم ہیں اس لیے اب آپ کو جو حکم دینا ہو اور جو کچھ کرنا چاہیں کریں۔

بادشاہ نے کہا! آج تم لوگ جاؤ! کل میرے حضور میں آنا پھر میں تمھارے معاملہ پر غور کروں گا اور تمھارا فیصلہ کروں گا۔

ہجرت کا فیصلہ:۔ اس کے بعد یہ لوگ تنہائی میں جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کریں ان میں سے ایک نے کہا بادشاہ ہمارے نقطۂ نگاہ اور عقائد سے تقریباً واقف ہو چکا ہے اس لیے اب اس کے وعدے اور وعید کے درمیان ٹھہرے رہنے اور اس کی امیدوں اور دھمکیوں میں آنے کا کوئی موقع نہیں، مناسب ہوگا کہ ہم اپنے دین سلامت لے کر پہاڑ کی کھوہ میں جا چھپیں یہ مقام اپنی تاریکی اور تنگی کے باوجود اتنے وسیع سرزمین میں ہمارے لیے سب سے زیادہ کشادہ اور فراخ ہوگا کیونکہ ہم اس زمین میں اپنی خواہش کے مطابق اللہ کی بندگی نہیں کر سکتے اور اپنے اعتقاد کے موافق اپنے دین کا اعلان نہیں کر سکتے ایسے مکان میں قرار کی کیا صورت ہو سکتی ہے جہاں ہم سے ایسا دین منوایا جاتا ہے جس سے ہم مطمئن نہیں ہیں اور اس وطن میں کیا عزت ہو سکتی ہے جس میں ہمارے عقیدے کے برخلاف زبردستی رائے منوائی جاتی ہے۔

کتے کی رفاقت:۔ اس کے بعد ان سب لوگوں نے وطن چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اپنی اپنی زادِ راہ لا دی اور دین کو دنیا پر ترجیح دے کر یہاں سے چل دیے اس موقع پر ایک کتے نے انھیں دیکھا تو وہ بھی ان کے پیچھے ہو لیا انھوں نے بھی اس کے ساتھ ہونے یا ان کی پاسبانی کرنے میں کوئی مضائقہ نہ جانا۔

غار کے اندر:۔ یہ لوگ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک غار میں پہنچے یہاں

انہوں نے پھل پائے اور پانی بھی، کھایا پیا اور لیٹ گئے تاکہ تھوڑی دیر تھکے ماندے پیروں کو آرام پہنچائیں اور اتنی مسافت طے کرنے کے بعد جو تکان ہوئی ہے اسے دور کریں چند ہی لمحات کے بعد انھیں ہلکی سی اونگھ محسوس ہوئی آنکھیں بند ہونے لگیں ان کے سر زمین پر جھک گئے اور ان پر گہری نیند طاری ہوگئی۔

برسوں کی گہری نیند:۔ رات کے بعد دن اور برس کے بعد برس گزرتے رہے اور یہ لوگ سوتے رہے ان کی نیند بڑی گہری تھی، نہ ہوا کے جھونکے ان کی نیند میں خلل ڈالتے، نہ تیز آندھی کے تھپیڑے انھیں بیدار کرتے سورج طلوع ہوتا سوراخوں سے گزر کر اس کی شعاعیں غار میں پہنچتیں اس طرح آفتاب کی روشنی اور حرارت تو اس میں جاتی مگر اس کی شعاعیں اصحاب کہف تک نہ پہنچتیں اس کے بعد آفتاب غروب ہوتے وقت ہٹ جاتا اور ان سے دور ہی رہتا یہ سب کچھ اس لیے ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجسام کو محفوظ رکھنے کا جو ارادہ فرمایا تھا پورا ہو۔ اگر کوئی دیکھنے والا انھیں دیکھتا تو اسی حال میں دیکھتا کہ کبھی وہ دائیں جانب کروٹ بدلتے ہیں اور کبھی بائیں طرف ان کی حالت اتنی متغیر ہو چکی تھی کہ جو دیکھے اس پر رعب طاری ہو جائے اور خوفزدہ ہو جائے انھیں اس طویل نیند سوتے تین سو نواں سال شروع ہو گیا تین سو آٹھ برس سوتے گزر گئے اس کے بعد یہ موحدین بیدار ہوئے تو بھوک کی شدت سے بے چین ہوئے جان کو سنبھالنا اور تھکے ہوئے اعضاء پر قابو پانا

مشکل ہو گیا یہ حضرات اپنے دل میں یہی سمجھے کہ انہیں اس حال میں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا اور گویا تاریخ کا پہیہ ان کی غار کے نزدیک آکر ٹھہر گیا ہے۔

آپس میں اظہار خیال:۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ مجھے ایسا خیال ہوتا ہے کہ ہم بہت دیر سوتے رہے ہیں۔ دوستو! تمہارا کیا خیال ہے۔ دوسرا بولا۔ شاید ہم دن بھر سوئے ہیں کیونکہ یہ جو نیند اور تھکن محسوس ہو رہی ہے اس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ تیسرے نے کہا۔ ہم تو صبح ہی کو سوئے تھے اور ابھی یہ سورج غروب بھی نہیں ہوا اس لیے میرا خیال تو یہی ہے کہ ہم دن کے کچھ حصہ میں سوتے رہے ہیں۔ چوتھا بولا اپنے اس سوال و جواب کو رہنے بھی دو یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ تم کتنے سوتے رہے ہو مگر مجھے تو سخت بھوک لگی ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میں نے کئی راتوں سے کچھ نہیں کھایا اب چاہئے کہ تم میں سے کوئی شہر کو جائے اور ہمارے لیے کھانا تلاش کر کے لائے مگر یہ شخص عقلمند اور سمجھدار ہو اس بات کا خیال رکھے کہ ہمیں نہ کوئی پہچانے اور نہ کوئی انسان اس کا پیچھا کرے اگر یہ لوگ ہم پر آپڑے اور انہوں نے ہمارا مقام جان لیا تو وہ ہمیں قتل کر ڈالیں گے یا ہمارے دین کے معاملہ میں ہمیں فتنہ میں ڈال دیں گے اب ان میں سے ایک شخص شہر کی طرف چلا اور بہت احتیاط اور خوف کے ساتھ قدم بڑھاتا ہوا شہر افسس میں داخل ہوا مگر یہاں پہنچ کر اسے کسی چیز سے خوف محسوس نہ ہوا البتہ یہ دیکھ کر

اسے تعجب ضرور ہوا کہ آثار اور عمارات میں تغیرات پیدا ہو چکے ہیں کھنڈر محل بن گئے ہیں اور جو محل تھے وہ کھنڈرات اور ٹیلوں کی صورت میں تبدیل ہو چکے ہیں چہرے اور صورتیں انجانی اور غیر مانوس معلوم ہو رہی ہیں۔

لوگوں کی پوچھ گچھ:۔ اس شخص کی نظریں حیران تھیں چال سے گھبراہٹ اور بے چینی ظاہر ہو رہی تھی حیرت نے منہ پر خاموشی کی مہر لگا رکھی تھی پریشانی بڑھتی جاتی تھی یہ دیکھ کر لوگ اس کے آس پاس جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے اس سے پوچھا کیا تم اس شہر میں پردیسی ہو؟ کیا سوچ رہے ہو کسے ڈھونڈتے ہو؟ اس نے جواب دیا میں پردیسی تو نہیں ہوں، کھانا خریدنا چاہتا ہوں۔ اس کی تلاش ہے۔ مجھے وہ مکان نظر نہیں آتا جہاں کھانا فروخت ہوتا ہے وہ اس آدمی کا ہاتھ پکڑ کر کھانا فروخت کرنے والے کی دکان پر لے گیا اب اس غار والے نے اپنے درہم نکال کر دیئے وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ یہ سکے تین سو برس سے زیادہ مدت کے ڈھلے ہوئے ہیں اس نے سوچا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو کسی خزانے کا سراغ لگا ہے اس کے پاس ان درہموں کے علاوہ اور بھی بہت سے درہم ہوں گے بلکہ ایک بڑا خزانہ ہوگا اب اس کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور آہستہ آہستہ مجمع زیادہ ہونے لگا۔

غار والے شخص کا بیان:۔ غار والے نے کہا۔ لوگو! تم جیسا خیال کر رہے ہو ویسا نہیں ہے نہ یہ نقدی اس قسم کی ہے جس قسم کی تم سمجھ رہے ہو یہ درہم تو

وہی ہیں جو کل ہی ایک معاملے میں لوگوں سے میرے پاس آئے آج میں
ان سے اپنا کھانا خرید رہا ہوں اس میں تمھاری حیرانی کی کیا بات ہے؟ تم مجھ
پر ایسے الزام کیوں لگا رہے ہو پھر اس شخص نے اس ڈر سے کہ بھید نہ کھل
جائے اور ان کی حقیقتِ حال معلوم نہ ہو پلٹنے کا ارادہ کیا لیکن اب وہی لوگ
اس کے ساتھ نرمی سے پیش آنے اور سلیقے سے گفتگو کرنے لگے پھر جب
انہیں معلوم ہوا کہ یہ شخص ان شریف بزرگوں میں سے ہے جو تین سو برس
پہلے ان کے ظالم و کافر بادشاہ کے ظلم سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے اور پھر
بادشاہ انہیں طلب کرنے کے باوجود نہ پا سکا اور تلاش کرانے پر بھی انہیں
پکڑنے سے قاصر رہا تو ان لوگوں کو نہایت حیرت ہوئی ادھر اس آدمی نے
جب یہ جان لیا کہ یہ لوگ اس قصے سے واقف ہو گئے ہیں تو وہ بہت ڈرا اور
اسے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان خطرے میں نظر آنے لگی اس نے بھاگ
جانے کا ارادہ کیا یہ دیکھ کر ان لوگوں میں سے ایک نے کہا:۔
ارے میاں خوف نہ کرو جس بادشاہ سے تم ڈر رہے ہو وہ کوئی تین سو برس
پہلے مر چکا ہے اور اب جو بادشاہ تخت نشین ہے وہ اللہ پر اس طرح ایمان
رکھتا ہے جس طرح تم رکھتے ہو مگر ہاں تم تو ہمارے سامنے موجود ہو تمھارے
باقی ساتھی کہاں ہیں؟ اب اس غار والے شخص کو اپنی صحیح حالت معلوم ہوئی
اور تاریخ کے وسیع باب کا پتا چلا جو اس درمیان میں گزر چکا تھا اور جس کی

بدولت اس کے اور ان لوگوں کے درمیان اتنا فاصلہ واقع ہو گیا تھا اب اس
کی حالت چلتے پھرتے بے جان جسم اور متحرک سائے کی سی تھی وہ حیران
کھڑا تھا پھر اس نے بات کرنے والے سے کہا مجھے جانے دو تا کہ میں غار
میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچوں اور ان سے یہ سب کچھ بیان کروں غالباً
ان کا انتظار بہت بڑھ گیا ہو گا اور وہ سخت بے چین ہوں گے۔

بادشاہ کی غار نشینوں سے ملاقات:۔ بادشاہ نے ان کا حال سنا تو وہ
عجلت کے ساتھ ان سے ملنے کے لیے ان کے غار کی طرف چلا وہاں ایسے
لوگوں کو دیکھا جن کے چہرے زندگی سے چمک رہے تھے اور خون ان کی
رگوں میں دوڑ رہا تھا اس نے ان سے مصافحہ کیا اور انھیں اپنے محل میں آنے
اور اپنے پاس ٹھہرنے کی دعوت دی اس کے جواب میں ان لوگوں نے کہا:۔
اب ہم زندگی نہیں چاہتے، ہمارے بیٹے پوتے مر چکے، گھر اور مکان مٹ
گئے، ہمارے اور زندگی کے درمیان جو علاقے تھے منقطع ہو گئے۔

اللہ سے ملنے کی دعا اور خاتمہ:۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ
سے دعا کی کہ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان پر رحمت نازل
فرمائے۔ پلک جھپکنے کی دیر تھی کہ یہ لوگ جسم بے جان ہو کر گر پڑے جن میں
زندگی کا نام تک نہ رہا۔ رہی قوم تو ان لوگوں نے دیکھ کر کہا۔
شاید اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے حال سے اس لیے مطلع فرمایا کہ ہم

یہ بات جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے موت کے بعد حشر میں دوبارہ زندگی برحق ہے اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے۔

اصحاب کہف کے ایمان کا سبب:۔ تکملہ میں لکھا ہے کہ ان کے ایمان لانے کا سبب یوں ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی ایک حواری نے ان کے شہر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو انہیں کسی نے کہا کہ اس شہر کے دروازے پر ایک بت رکھا ہے جو بھی اس شہر میں داخل ہوتا ہے اس پر ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس بت کو سجدہ کرے ورنہ شہر میں داخل نہیں ہونے دیتے اس بندۂ خدا نے صرف غیر اللہ کی پرستش کی وجہ سے شہر میں جانے سے انکار کر دیا شہر کے باہر ایک حمام کرایہ پر لے کر اپنا کاروبار شروع کر دیا کسی وجہ سے ان نوجوانوں کا اس کے یہاں آنا جانا ہوا تو وہ بزرگ انہیں اللہ تعالیٰ اور آخرت کے متعلق واقعات سناتا رہتا اس کی باتوں سے متاثر ہو کر نوجوان اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور حواری کی تمام سچی باتوں کی تصدیق کی۔

حواری بھاگ گیا:۔ ایک دن حواری کے حمام میں وقت کے بادشاہ کے بیٹے نے ایک عورت سے زنا کرنے کی اجازت چاہی اس حواری نے اسے سختی سے روکا لیکن وہ چونکہ بادشاہ کا بیٹا تھا اس لیے جبراً اس عورت کو لے کر اس کے حمام میں داخل ہوا شومئی قسمت بادشاہ کا بیٹا اور وہ عورت دونوں اس کے حمام میں مر گئے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ حمام میں اس کے بیٹے کو حواری نے

قتل کر دیا ہے بادشاہ نے حواری کی گرفتاری کا حکم دیا تو وہ حواری بھاگ گیا جب وہ نہ ملا تو بادشاہ نے اس کے مصاحبین کو پکڑنے کا حکم دیا۔ جب ان نوجوانوں نے اپنی گرفتاری کا حکم سنا تو وہ بھی بھاگ کر غار میں چھپ گئے۔

اصحاب کہف کس زمانہ میں تھے؟:۔ اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو ان کے حالات بتائے لیکن ان کا خواب سے بیدار ہونا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء (آسمان پر جانے) کے بعد زمانہ فترۃ میں ہوا۔ دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے بعد ہوئے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر تھے۔

ف۔ طبری نے کہا کہ یہی اکثر علماء کرام کا مذہب ہے۔

بہشتی جانور:۔ مقاتل نے فرمایا کہ اہل ایمان کی طرح دس جانور بہشت میں داخل ہوں گے وہ دس جانور یہ ہیں۔

۱۔ ناقہ صالح علیہ السلام

۲۔ ابراھیم علیہ السلام کا بچھڑا جسے مہمانوں کے لیے ذبح فرمایا۔

۳۔ اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ۔

۴۔ موسیٰ علیہ السلام کی گائے۔

۵۔ یونس علیہ السلام کی مچھلی۔

۶۔ عزیر علیہ السلام کا گدھا۔

۷۔ سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی۔

۸۔ بلقیس کا ہدہد

۹۔ اصحاب کہف کا کتا

۱۰۔ حضور سرور عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ مبارکہ

فائدہ: یہ سب دنبے کی شکل میں ہوکر بہشت میں داخل ہوں گے۔

کتے کی وفاداری:۔ حارث بن صمعمہ کے چند دوست تھے وہ ان سے کبھی جدائی گوارا نہیں کرتا تھا ان کی محبت میں جان دینے کو تیار ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ انہیں کہیں سیر وتفریح کے لیے لے گیا اس کا ایک دوست رات کو چوری چھپے اس کے گھر پہنچ کر اس کی عورت کے پاس پہنچ گیا اس کی عورت نے اسے کھلایا پلایا پھر دونوں ایک بستر پر لیٹ گئے حارث کے گھر ایک کتا تھا اس نے غیرت سے دونوں پر حملہ کر کے دونوں کو مار ڈالا جب حارث واپس گھر لوٹا تو دونوں کو مرا ہوا دیکھ کر یہ شعر پڑھا۔

وما زال یرعی ذمتی ویحوطنی ویحفظ عرسی والخلیل یخون

فیاعجبا للخلیل تحلیل حرمتی ویاعجبا للکلب کیف یصون

ترجمہ:۔ میرا کتا میری نگرانی کرتا ہے اور ہر وقت مجھے گھیرے رہتا اور میری زوجہ کی بھی حفاظت کرتا لیکن افسوس کہ میرا دوست میری خیانت کرتا

رہا ایسے بدبخت دوست کا افسوس کہ جس نے میری عزت پر حملہ کیا اور کتے کو شاباش کہ وہ میری عزت کا محافظ ہوا۔

حکایت عجیبہ:۔ عجائب المخلوقات میں ہے کہ اصفہان میں کسی نے کسی کو قتل کر کے کنوئیں میں ڈال کر اسے مٹی سے بھر دیا مقتول کا ایک کتا تھا وہ اس کیفیت کو دیکھتا رہا پھر روزانہ اسی کنوئیں پر آ کر مٹی کو ہٹاتا اور لوگوں کو اندر والے کی طرف اشارہ کرتا اور جونہی قاتل کو دیکھتا تو اس پر حملہ آور ہو جاتا لوگوں نے جب اس کی بار بار یہی حرکت دیکھی تو لوگوں نے کنوئیں کو کھودا اس سے مقتول ملا کتے کے اشارہ پر اسی قاتل کو گرفتار کیا گیا اس سے پوچھا گیا تو اس نے قتل کا اعتراف کیا اسے بدلہ کے طور قتل کیا گیا۔ ایسے بدبختوں کے بارے میں مولانا جامی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

درلباس دوستی سازگار مد دشمنی حسب الامکان واجبست ازکید ایشاں اجتناب

شکل ایشاں شکل انساں فعل ایشاں فعل سباع هم ذئاب فی ثیاب اوثیاب فی ذیاب

ترجمہ:۔ دوستی کی رنگ میں دشمنی کرتے ہیں حتی الامکان ایسے لوگوں سے دور رہنا ضروری ہے ان کی ظاہری شکل تو انسانوں کی ہوتی ہے لیکن وہ در حقیقت بھیڑئے ہوتے ہیں سچ ہے کہ ایسے لوگ بھیڑئے ہیں کپڑوں میں چھپے ہوئے یا کپڑے ہیں بھیڑیوں میں۔

کتے کی دس خصلتیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

کتے میں دس نیک عادات ہوتی ہیں اہل ایمان پر واجب ہے کہ وہ بھی ان عادات کو اپنائیں۔

۱۔بھوکا رہنا یہ نیک بختوں کی عادت ہے

۲۔اس کا کوئی مخصوص ٹھکانا نہیں ہوتا یہی متوکلین کا طریقہ ہے۔

۳۔رات کو بہت تھوڑا سوتا ہے یہی عشاق کی خصلت ہے

۴۔جب مرتا ہے تو اس کی کوئی میراث نہیں ہوتی یہی زاہدین کا طریقہ ہے

۵۔اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے اسے مارے یا اس پر ظلم کرے تب بھی اس کا تعلق نہیں توڑتا یہی مریدین کا طریقہ ہے

۶۔جہاں جگہ مل جائے گزارا کر لیتا ہے یہی تواضع گزیں کی عادت ہے

۷۔اگرچہ کسی جگہ پر قبضہ کرسکتا ہے تب بھی اسے چھوڑ کر دوسری جگہ قبول کر لیتا ہے یہی راضی برضاء اللہ والوں کا کام ہے

۸۔اسے مار بھگاؤ لیکن تھوڑا سا روٹی کا ٹکڑا دکھاؤ واپس آجاتا ہے اسے مار بھگانے سے کینہ اور بغض نہیں ہوتا خاشعین (اللہ سے ڈرنے والوں) کا طریقہ ہے

۹۔جب کھانا لایا جاتا ہے تو آرام سے بیٹھ کر اسے دیکھتا رہتا ہے چھیننے کی جرأت بہت کم کرتا ہے یہی مسکینوں کا کام ہے

۱۰۔جس جگہ کو چھوڑ کر چلا جائے اس کے لیے واپس لوٹنے کا نام نہیں لیتا یہی محزون (رنجیدہ اور غمگین) لوگوں کا طریقہ ہے۔کذا فی روض الریاحین امام الیافعی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت معاویہ کی فوج کے چند افراد اصحاب کہف کی دہشت سے مر گئے

مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روم میں جنگ کے لیے تشریف لے گئے آپ کا اسی وادئ کہف سے گزر ہوا تو کہنے لگے کاش ان حضرات سے حجاب اٹھ جاتا تو ہم ان کی زیارت کر لیتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون لگتے ہو ان کو دیکھنے والے تمہارے سے افضل واعلیٰ ذات یعنی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے دیکھنے سے روکا گیا تھا کما قال **اطلعت علیھم لولیت منھم فرارا** حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے روکنے سے نہ رکے اور کہا کہ میں ان کے حالات سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں چنانچہ چند آدمی اس غار میں داخل کیے گئے اور انہیں حکم دیا کہ ان کی کیفیت دیکھ کر ہمیں بتلاؤ جب وہ اس غار میں داخل ہوئے تو ایسی زوردار ہوا چلی جس سے اندر داخل ہونے والے سب کے سب جل کر راکھ ہو گئے بعض نے کہا ہوا نے انہیں جلانے کی بجائے غار سے باہر پھینک دیا۔

اصحاب کہف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں: ۔امام ثعلبی کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ اصحاب کہف کی ملاقات کا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے عرض کی کہ آپ انہیں اس عالم دنیا میں نہیں دیکھیں گے البتہ آپ اپنے

پسندیدہ اصحاب کو بھیج کر اپنی دعوت اسلام سے انہیں نواز سکتے ہیں آپ نے
فرمایا میں اپنے اصحاب کو ان کے یہاں کس طرح اور کن کو بھیجوں حضرت
جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ اپنی چادر مبارک بچھایئے اور صدیق
وفاروق اور علی المرتضیٰ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایئے تا کہ وہ ہر
ایک اسی کے ایک کونہ پر بیٹھ جائیں اور ہوا کو حکم فرمائیں تا کہ وہ انہیں اڑا کر
غار تک پہنچا دے اور ہوا آپ کی فرمانبردار ہے جیسے تخت سلیمانی کو اڑا کر چلتی
تھی آپ کے غلاموں کو بھی لے جائے گی حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
دعا کی چنانچہ ہوا صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کو اڑا کر غار تک لے گئی انہوں نے
غار سے ایک پتھر ہٹایا کتے نے جونہی روشنی دیکھی اول تو شور مچاتے ہوئے
حملہ آور ہونے کی کوشش کی اس کے بعد جب صحابہء کرام کی شخصیت پر نگاہ
ڈالی تو دم ہلا کر اصحاب کہف کے پاس جانے کا اشارہ کیا صحابہء کرام رضی
اللہ عنہم اصحاب کہف کے قریب ہوئے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کی ارواح کو ان کے اجسام میں واپس لوٹایا تو
انہوں نے ان کے سلام کا جواب دیا صحابہء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ
حضرات کو سلام بھیجا ہے اور اسلام کی دعوت بھی ۔ ان حضرات نے دعوت
اسلام قبول کی اور عرض کی ہمارا بھی بارگاہ رسالت میں سلام عرض کر دینا یہ

کہہ کر پھر آرام گاہ میں چلے گئے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ جو حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہوں گے، اصحاب کہف ان کے ظہور
کے وقت زندہ ہوں گے اور امام مہدی رضی اللہ عنہ ان پر سلام کہیں گے وہ
ان کو سلام کا جواب دیں گے اس کے بعد بدستور آرام گاہ میں آرام فرمائیں
گے اور قیامت میں ہی اٹھیں گے۔

تندروس کی چلہ کشی:۔ مروی ہے کہ تندروس کے دور میں جب لوگوں
نے بعث ونشر کے متعلق اختلاف کیا اور کسی طرح بھی مسئلہ حل نہ ہوا تو بادشاہ
اپنے گھر کے اندر ایک حجرہ میں ذکر الٰہی میں مصروف ہو گیا اور اندر سے
دروازہ بند کر دیا شاہی لباس کے بجائے ٹاٹ پہن لیے اور پلنگ اور قالین پر
بیٹھنے کے بجائے راکھ پر بیٹھ گیا اور گڑگڑا کر دعائیں مانگیں کہ حق و باطل ظاہر
ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی شہر کے ایک چرواہے کے دل میں خیال ڈالا کہ وہ
غار جسے دقیانوس نے پتھروں سے بند کر دیا تھا اس کے پتھروں کو ہٹا دے اس
کے دروازہ کو توڑ کر غار کے اندر بکریوں کو بٹھائے جونہی چرواہے نے غار کو
کھولا تو اندر سے اصحاب کہف اٹھ کھڑے ہوئے ان کی یہ خبر سارے شہر میں
پھیل گئی بادشاہ کو اطلاع دی گئی شہر والے تمام مومن کافر اس نظارہ کو دیکھنے
آئے اور بادشاہ اپنے ارکان سمیت کافر و مسلم کو ساتھ لیکر اصحاب غار سے ہم
کلام ہوئے تو اصحاب کہف نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور اپنا

تمام ماجرا تفصیلی طور پر سنایا اس پر ان لوگوں نے یقین کیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا حق ہے اصحاب کہف نے بادشاہ کو دعا دی کہ ہم تمھیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تمھیں جن وانس کے شروں سے محفوظ فرمائے یہ کہہ کر بدستور سابق نیند میں چلے گئے بادشاہ نے ان پر کپڑا اڈالا اور ہر ایک کے لیے سونے کے صندوق تیار کروائے خواب میں ان حضرات نے بادشاہ کو فرمایا کہ سونے کے صندوق ہمارے لائق نہیں اس کے بعد بادشاہ نے گوان کی لکڑی کے صندوق تیار فرمائے اور غار کے دروازہ پر مسجد بھی بنوادی۔

اسمائے گرامی اصحاب کہف:۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سات حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱)۔ یملیخا (۲)۔ مکشلینیا (۳)۔ مشلینیا یہ تین حضرات بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھتے تھے اور اس کی بائیں جانب یہ حضرات ہوتے تھے۔

(۴)۔ مرنوش (۵)۔ دبرنوش (۶)۔ شاذنوش۔ بادشاہ ان چھ حضرات سے اپنے خصوصی مشورے لیتا تھا اور ساتواں وہی چرواہا تھا جو فرار ہوتے ہوئے ان کے ساتھ ہوا تھا اس کا نام کفشطیوش تھا کاشفی نے لکھا کہ اس کا صحیح نام مرطوش تھا۔

اصحاب کہف کے اسماء گرامی کے برکات وخواص

نیشاپوری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اصحاب کہف کے اسماء گرامی کی برکت سے بہت سے فوائد حاصل کیے جاتے ہیں۔

(۱)۔ ان کے اسماء گرامی کو ایک کپڑے پر لکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے (۲)۔ یہ اسماء لکھ کر بچے کے سرہانے رکھے جائیں تو بچہ نہیں روئے گا (۳)۔ ان اسماء کو لکھ کر ایک لکڑی پر لٹکا دیا جائے اور کھیتی کے درمیان میں کھڑا کر دیا جائے تو کھیتی نقصان سے محفوظ رہے گی۔

(۴) زخموں کے لئے اکسیر ہے (۵) تیسرے دن کے بخار میں مفید ہے

(۶) دردسر کے لئے مجرب ہے (۷) دولتمندی حاصل ہو سکتی ہے

(۸) جاہ ومرتبہ مل جائے گا (۹) بادشاہوں اور حکمرانوں کے یہاں جانے کے لیے سیدھی ران پر باندھا جائے تو ان کے فیصلے موافق ہونگے۔

(۱۰) ولادت کی آسانی کے لیے ان اسماء کو لکھ کر بائیں ران پر باندھا جائے بچہ آسانی سے پیدا ہوگا (۱۱) مال کی حفاظت ہوگی (۱۲) دریائی سفر کا خطرہ ٹل جائے گا (۱۳) قتل کی نجات کے لیے لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے

فضائل سورہ کہف:۔ (۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورہ کہف کے اول سے دس آیتیں یاد کیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ رواہ مسلم فی صحیحہ وابوداؤد والنسائی

(۲) جس نے سورۃ کہف کو ویسے پڑھا جیسے نازل ہوئی ہے تو اس کی قبر سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا جس نے اس کی آخری دس آیات یاد کرلیں تو اس پر دجال کا تسلط نہیں ہوسکے گا۔ (عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الحاکم)۔

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی تو قیامت میں اس کے قدم سے لے کر آسمان تک نور چمکے گا اور اس کے دو جمعوں کے درمیان کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کو جمعہ کی شب پڑھتا ہے بیت العتیق کے درمیانی فاصلہ تک اس کے لیے نور ہی نور ہوگا۔ (رواہ الدارمی)

(۵) تفسیر تبیان میں ہے کہ عبداللہ بن فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں آگاہ نہ کروں ایسی سورت سے کہ جب وہ نازل ہوئی تو اس کی عظمت نے زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیا ایسے ہی اس کی پڑھنے والے کو ثواب نصیب ہوگا سب نے عرض کی ہاں! ہمیں اس سے آگاہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا وہ سورۂ کہف ہے جو اسے جمعہ کے روز پڑھے گا اس کے آنے والے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور مزید براں اور تین روز کے گناہ بھی۔ اور قیامت میں اسے ایسا نور عطا ہوگا جس کی کرنیں آسمان تک پہنچیں گی اور وہ دجال سے بھی محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ کہف:۔ (۱) تفسیر الحدادی میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ کہف کو پڑھتا ہے تو وہ آٹھ دن تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا۔

(۲) جو شخص سوتے وقت اس کی آخری آیت کو پڑھتا ہے تو جب تک بستر سے اٹھتا نہیں تب تک اس کے لیے وہاں سے تا مکہ نور ہی نور ہوتا ہے اور اسی نور کے برابر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لیے رحمت کے پھول برساتے رہتے ہیں اور جو مکہ معظمہ میں ہوتا ہے تو اس کے آرام کرنے کی جگہ سے بیت المعمور تک نور ہی نور ہوتا ہے اس کے برابر ملائکہ کرام اسی بندۂ خدا پر رحمت کے پھول برساتے ہوئے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ بستر سے جاگ اٹھتا ہے۔

۳۔ تفسیر البیضاوی میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیند سے پہلے قل انما انا بشر مثلکم..... پڑھ کر سوتا ہے تو اس کے بستر سے مکہ معظمہ تک نور چمکتا ہے۔ اسی نور کے برابر ملائکہ کرام اس کے بیدار ہونے تک اس بندے کے لیے رحمت کے پھول برساتے رہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ○ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِيْنَ
فِيْهِ اَبَدًا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ
وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ط كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا
كَذِبًا فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ اَسَفًا ○ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ○ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ○ اَمْ حَسِبْتَ
اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ○ اِذْ اَوَی الْفِتْيَةُ
اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ
اَمْرِنَا رَشَدًا ○ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ○
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ○ نَحْنُ
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ
هُدًی ○ وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ○ هٰٓؤُلَآءِ

قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ط لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ
ط فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ○ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ
وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ○ وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا
○ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ صلے وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ صلے وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا
○ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ط قَالُوْا
لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ط فَابْعَثُوْٓا
اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَی الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰی طَعَامًا فَلْيَاْ
تِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ○ اِنَّهُمْ اِنْ
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا
اِذًا اَبَدًا ○ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ

السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ج اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا
عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا O سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ط
وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا م بِالْغَيْبِ ج وَيَقُوْلُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ط قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا
قَلِيْلٌ قف۵ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ص وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ
مِّنْهُمْ اَحَدًا O وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا O اِلَّآ اَنْ
يَّشَآءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ
لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا O وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ
ازْدَادُوْا تِسْعًا O قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا O وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ
رَبِّكَ لَا ج ط مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا
O وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ج تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَلَا
تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

فُرُطًا O وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ
فَلْيَكْفُرْ لا اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا لا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ط وَاِنْ
يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط بِئْسَ الشَّرَابُ
ط وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا O اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا
نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا O اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ
ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط نِعْمَ
الثَّوَابُ ط وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا O وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا
لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا
زَرْعًا O كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا
خِلٰلَهُمَا نَهَرًا O وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ج فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا
اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا O وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج
قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا O وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ
رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا O قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ
سَوّٰىكَ رَجُلًا O لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا O وَلَوْلَآ

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ج اِنْ تَرَنِ اَنَا
اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا O فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ
جَنَّتِکَ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا
O اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُھَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَہٗ طَلَبًا O وَاُحِیْطَ بِثَمَرِہٖ
فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْہِ عَلٰی مَآ اَنْفَقَ فِیْھَا وَھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی
عُرُوْشِھَا وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِکْ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا O وَلَمْ تَکُنْ لَّہٗ
فِئَۃٌ یَّنْصُرُوْنَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَمَا کَانَ مُنْتَصِرًا O ھُنَالِکَ الْوَلَایَۃُ
لِلّٰہِ الْحَقِّ ط ھُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ عُقْبًا O وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
ھَشِیْمًا تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا
O اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ
عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا O وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَی الْاَرْضَ
بَارِزَۃً وَّحَشَرْنٰھُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا O وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ
صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ز م بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ
نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا O وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ
مِمَّا فِیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ ھٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ

اَحْصٰھَا ج وَوَجَدُوْا مَاعَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ
اَحَدًا O وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط
کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ ط اَفَتَتَّخِذُوْنَہٗ وَذُرِّیَّتَہٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ
دُوْنِیْ وَھُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا O مَآ اَشْھَدْتُّھُمْ
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِھِمْ ص وَمَا کُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا O وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ
فَدَعَوْھُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَھُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَھُمْ مَّوْبِقًا O
وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّھُمْ مُّوَاقِعُوْھَا وَلَمْ یَجِدُوْا عَنْھَا
مَصْرِفًا O وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ط
وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا O وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا
اِذْ جَآءَھُمُ الْھُدٰی وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّھُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمْ سُنَّۃُ الْاَوَّلِیْنَ
اَوْ یَاْتِیَھُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا O وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ
وَمُنْذِرِیْنَ ج وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِہِ الْحَقَّ
وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَمَآ اُنْذِرُوْا ھُزُوًا O وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ
رَبِّہٖ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ ط اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْ
بِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ط وَاِنْ تَدْعُھُمْ اِلَی
الْھُدٰی فَلَنْ یَّھْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا O وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَۃِ ط

لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ط بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ
يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا O وَتِلْكَ الْقُرٰى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا
وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا O وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى
اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا O فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا
نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا O فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ
لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ز لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا O قَالَ اَرَءَيْتَ
اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ز وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا
الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ عَجَبًا O قَالَ ذٰلِكَ
مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا O فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ
عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا O قَالَ لَهٗ
مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا O قَالَ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا O وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ خُبْرًا O قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ
اَمْرًا O قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْئَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ
مِنْهُ ذِكْرًا O فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَ
قْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ج لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا O قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا O قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْ

هِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا O فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ
اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًم بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا O قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا O قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ
شَىْءٍم بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِىْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا O فَانْطَلَقَا
حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا
فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ط قَالَ لَوْ شِئْتَ
لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا O قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ ج سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا O اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ
لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ
مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا O وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ
فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا O فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا
خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا O وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ
يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا
صَالِحًا ج فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا
ق صلے رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ج وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ط ذٰلِكَ
تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ع O وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى
الْقَرْنَيْنِ ط قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا O اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ

وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا O فَاَتْبَعَ سَبَبًا O حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ
الشَّمْسِ وَجَدَھَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ وَّوَجَدَ عِنْدَھَا قَوْمًا ط
قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا O قَالَ
اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُہٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّہٖ فَیُعَذِّبُہٗ عَذَابًا نُّکْرًا O
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی وَسَنَقُوْلُ لَہٗ
مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا O ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا O حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَھَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّھُمْ مِّنْ دُوْنِھَا سِتْرًا O
کَذٰلِکَ ط وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَیْہِ خُبْرًا O ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا O حَتّٰٓی اِذَا
بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِھِمَا قَوْمًا لَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ
قَوْلًا O قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی
الْاَرْضِ فَھَلْ نَجْعَلُ لَکَ خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ
سَدًّا O قَالَ مَا مَکَّنِّیْ فِیْہِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ اَجْعَلْ بَیْنَکُمْ
وَبَیْنَھُمْ رَدْمًا O اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ط حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ
الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ط حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ
عَلَیْہِ قِطْرًا O فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْھَرُوْہُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَہٗ نَقْبًا
قَالَ ھٰذَا رَحْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّیْ ج فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ ج
وَکَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا O وَتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ

وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا O وَّعَرَضْنَا جَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ
لِّلْکٰفِرِیْنَ عَرْضًا O نِ الَّذِیْنَ کَانَتْ اَعْیُنُھُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِیْ وَ
کَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا O اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا
عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَھَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا O قُلْ
ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا O اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا O اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَلِقَآئِہٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا O ذٰلِکَ جَزَآؤُھُمْ جَھَنَّمُ بِمَا کَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ
وَرُسُلِیْ ھُزُوًا O اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ
جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا O خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا O قُلْ
لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ
رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا O قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ
اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا O